سوال

(318)ناجائز تعلقات کے حمل کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ذوالفقار بذریعہ ای میل سوال کرتے ہیں کہ ایک لڑکے نے کسی کسی لڑکی سے ناجائز تعلقات استوارکیے جس کے تیجہ میں ناجائز حمل قرار پاگیا ان کے والدین کواس حرکت کا علم تھااب حمل کوضائع کر کے لڑکے اورلڑکی کے اصرار پران کا نکاح کردیا گیا ہے تاکہ عدالت کی گرفت میں آسکیں واضح رہے کہ نکاح دونوں کے والدین کی اجازت اور رضامندی سے ہوا ہے کیا ایسا نکاح شرعاً جائز ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن مجید میں جہاں والدین کے حقوق بیان کیےگئے ہیں وہاں ان کے فرائض وواجبات کی بھی نشاندہی کی گئی ہے انہیں اس بات کا پابند کیا گیا ہے کہ اپنی اولاد کی صحیح تعلیم و تربیت کا بندوبست کریں اپنا گھریلو ماحول صاف وستھرا اور پاکیزہ رکھیں معاشرتی برائیوں کے سلسلہ میں اپنی اولاد کی کڑی نگرانی کریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے "دیوث" پرلعنت فرمائی ہے اوراس پر جنت حرام ہونے وعید سنائی ہے جواپنے گھر میں برائی دیکھ کراسے ٹھنڈے پیٹ برداشت کرلیتا ہے لڑکیوں کے متعلق توخاص ہدایت ہے کہ جونہی مناسب رشتہ ملے ان کا نکاح کرنے میں دیر نہ کی جائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ وصیت فرمائی تھی کہ تین کاموں میں دیر نہ کرنا ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب لڑکی کےلیے مناسب رشتہ مل جائے تواس کا نکاح کرنے میں لیت ولعل سے کام نہیں لینا چاہیے حدیث میں یہ بھی ہے کہ اخلاقی اوردینی طور پر مناسب رشتہ ملنے کے باوجوداگرکوئی "بلند معیار" کی تلاش میں دیر کرتا ہے تووہاں ضرور فتنہ فساد رونما ہوگا صورت مسئولہ میں ہم اس حقیقت کا نمایاں طور پر مشاہدہ کرتے ہیں کہ والدین کواولاد کی اس حرکت شنیعہ کا علم تھااس کے باوجودخاموش تماشائی کی حیثیت اختیارکیے ہوئے ہیں آخراس بدکاری پر نوبت یکبار نہیں پہنچ جاتی بلکہ اس سے پہلے کچھ مقدمات اورابتدائی محرکات ہوتے ہیں بدکاری کے راستہ کی طرف لے جاتے ہیں اس مقام پر ہمارا سوال یہ ہے کہ بدکاری کے مقدمات محرکات اوراسباب کے سدباب کےلیے والدین نے کیا کردار سرانجام دیا ہے قرآن پاک نے نہ صرف زنا سے روکا ہے بلکہ اس کے ابتدائی محرکات کا بھی راستہ بند کیا ہے اوران تمام شرمناک افعال سے منع کیا ہے جوبدکاری کا سبب بن سکتے ہیں ان ابتدائی گزارشات کے بعد ہم صورت مسئولہ کا جائزہ لیتے ہیں کہ صفائی کے بعد والدین کی رضامندی سے نکاح ہوا ہے وہ شرعاً درست اورجائز ہے اب انہیں چاہیے کہ اللہ کے حضور نہایت عاجزی اورندامت کے جذبات سے توبہ کریں اورآئندہ اس قسم کی نازیبا حرکات سے اجتناب کرنے کا عزم کریں وگرنہ قرآن مجید کی روسے یہ بھی صحیح ہے بدکارمردنا ہنجار عورت سے ہی نکاح کرتا ہے ،(24/النور:3)

پھراس سلسلہ میں جن مشکلات ومصائب کا سامنا کرنا پڑے گا وہ بہت سنگین ہیں اس لیے بہتر ہے کہ توبہ کرکے اپنی آئندہ زندگی کو پاکیزہ کریں اورخوش اسلوبی سے بقیہ ایام ھزارنے کا عزم رکھیں توبہ کرنے سے سابقہ گناہ نہ صرف معاف ہوجاتے ہیں بلکہ اگراخلاص ہوتو یہ پہلے گناہ نیکیوں میں بدل جاتے ہیں جیساکہ قرآن مجید میں اس کی وضاحت مو

جود ہے(25/الفرقان:70)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:338